بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِیۡح الۡمَوۡعَوۡد

لَیۡسَ عَلَیۡکَ ھُدٰھُمۡ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ (البقرہ۔۲۷۳)

اُنہیں راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں ہے۔ ہاں اللہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے۔

صدیقی صاحب کی باسی کڑھی میں اُبال

جناب محمد عبدالماجد صدیقی صاحب آف کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔ خاکسار کو آپکا ایک خط مورخہ ۱۷۔اگست ۲۰۱۱ء کو جناب سید مولود احمد صاحب کی معرفت موصول ہوا تھا۔ یہی خط سید صاحب کے چھوٹے بھائی جناب سید مبشر احمد صاحب نے تین دن کے بعد میری طرف بھیجا تھا۔ میں نے آپکے اس یک صفحاتی خط کا مدلل، مفصل اور مبسوط جواب جو کہ اکیس (۲۱) صفحات پر پھیلا ہوا ہے مورخہ دس (۱۰) ستمبر ۲۰۱۱ء کو آپکی طرف بھیجا تھا اور یہی جواب تیس (۳۰) ستمبر کو جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی آفیشل ویب سائٹ (alghulam.com) پر آن ایئر بھی ہو گیا تھا۔ میرے مبسوط جوابی خط کا نہ آپکے پاس کوئی جواب ہے اور نہ ہی آپکی جماعت احمدیہ قادیان کے پاس کیونکہ حقائق کو کسی صورت بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ حقائق سے صرف ایسے لوگوں کی تسلی ہوا کرتی ہے جن کے اندر کچھ تقویٰ، ایمان اور سچ ہوتا ہے لیکن منافق قسم کے لوگوں کی تسلی کبھی نہیں ہوا کرتی اور اُنکی سوئی ہمیشہ اپنے دور کے جھوٹے اور خود ساختہ مصلح موعودوں کے کارناموں پر اَڑی رہتی ہے۔ باسی کڑھی میں اُبال کے موافق اپنی کسی دیرینہ عادت سے مجبور ہو کر آنجناب نے آٹھ (۸) ستمبر اور اکیس (۲۱) ستمبر ۲۰۱۱ء کو ایک بار پھر ایک ایک صفحاتی مراسلات میری طرف بھیجے تھے۔ آپکے یہ دونوں خطوط بھی فہم وفراست سے عاری اور فضول باتوں کا ملغوبا تھے۔ میں ذاتی طور پر ایسے کسی خط کا جواب دینے کو اپنے وقت کا ضیاع سمجھتا ہوں لیکن میرے محترم سید مولود احمد صاحب نے فرمائش کی ہے کہ میں آپکے علم ومعرفت سے لبالب بھرے ہوئے ان دونوں خطوط کے جواب بھی ضرور دوں لہٰذا ترتیب وار جوابات حاضر خدمت ہیں۔۔۔ گر قبول افتذ زہے عزّ وشرف۔۔۔ دوسرے خط کے آغاز میں سورۃ الحاقہ کی آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸ کے جواب میں آپ لکھتے ہیں۔

(۱) ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا آیت مبارکہ کے بارے میں جو تحریر فرمایا ہے آپ نے اُس کا حوالہ بھی دیا ہے وہ اربعین نمبر ۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴ کا ہے۔ اگر آپ حضورؑ کی تحریر کو ذرا غور اور احتیاط سے پڑھتے تو ضرور معلوم ہوتا کہ کیا کہا جا رہا ہے'' آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح زمانہ ہے'' پھر فرمایا'' کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افترا کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی ۲۳ برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا'' اس جملہ میں حضورؑ نے دو مرتبہ نبوت کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور اگر اس سے پہلی آیات کا مطالعہ کریں تو یہ بات سچ ثابت ہوتی ہے کہ یہ آیت محمد ﷺ کیلئے فرمائی گئی ہے۔ اسی آیت (سورۃ۔ ناقل) کی ۴۱ آیت میں اللہ فرماتا ہے یہ قرآن ایک عزت والے رسول کا کلام ہے اور آگے والی آیت ۴۲ میں فرمایا اور کسی شاعر کا کلام نہیں مگر افسوس ہے کہ تم ایمان نہیں لاتے۔ یہ کلام رسول ﷺ کے بارے میں ہے جو خاتم النبیین تھے۔ ان آیات مبارکہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اگر نبوت کا دعویٰ کر کے ۲۳ برس تک زندہ رہے تو وہ سچا نبی ہے۔''

الجواب۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الحاقہ میں فرماتا ہے۔'' وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ ۝ لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ ۝ فَمَا مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡہُ حٰجِزِیۡنَ ۝'' (الحاقہ۔ ۴۵ تا ۴۸) ترجمہ۔ اور اگر یہ شخص (محمد ﷺ) ہماری طرف جھوٹا اِلہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اِس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور اِس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

خاکسار کو آپکی علمی حالت پر رونا آتا ہے کہ اسلام کی وسیع تعلیم تو الگ رہی آپ تو احمدیت یعنی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تعلیم سے بھی بے خبر ہیں۔ میں آپ ایسے علمائے احمدیت کیلئے اِنّا للہ واِنا الیہ راجعون پڑھنے کے علاوہ اور کیا کر سکتا ہوں۔ واضح ہو کہ ساٹھ ستر سال سے احمدیوں کو اجلاسوں میں لگا کر اُنکی ایسی مت ماری گئی ہے کہ دین کا فہم اور علم ہونا تو دور کی بات ہے وہ بیچارے دین کی بنیادی باتوں سے بھی لاعلم ہو چکے ہیں۔ خاکسار آپ کو محض للہ نصیحت کرتا ہے کہ آپ اجلاسوں اور یوم مصلح موعودوں سے تھوڑا سا وقت نکال کر حضرت مرزا صاحبؑ کی کتب کا بھی مطالعہ کیا کریں۔ ساری زندگی حضورؑ کے مخالفین سورۃ الحاقہ کی درج بالا آیات کو نبوت پر چسپاں کر کے حضورؑ کے دعویٰ نبوت کو جھٹلاتے رہے اور حضورؑ جواب میں مخالفوں کو سمجھاتے رہے کہ درج بالا آیات میں نبوت کی تخصیص نہیں بلکہ یہ آیات جھوٹے ملہموں کیلئے نازل ہوئیں ہیں کہ وہ جھوٹے اِلہامی دعویٰ کے بعد

آنحضرت ﷺ کی طرح تیئیس (۲۳) سال کی زندگی نہیں پاسکیں گے۔ چند جھوٹے عقائد گھڑنے اور انکی پیروی کے نتیجہ میں آج آپ قادیانیوں کی بدبختی کی انتہا دیکھئے کہ سورۃ الحاقہ کی آیات کی جو جھوٹی تشریح آج تک غیر احمدی مولوی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نبوت کو جھٹلانے کیلئے کرتے آرہے تھے آج ان آیات کی وہی جھوٹی تشریح میرے مقابلہ پر آپ محمودی کررہے ہیں۔ دیکھیں تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ (البقرہ۔۱۱۹) کا نظارہ۔ آج آپ لوگوں کے دل بھی حضرت مرزا صاحبؑ کے مخالفین کے دلوں سے کس طرح ہم رنگ ہو چکے ہیں؟

واضح ہو کہ مذکورہ بالا آیات کریمہ میں نبوت کا ذکر نہیں ہے اور حضورؑ نے بھی اربعین میں اپنے حوالہ میں مفتری علی اللہ کی بات کی ہے اور مفتری علی اللہ جھوٹا مدعی نبوت بھی ہوسکتا ہے اور جھوٹا ملہم من اللہ بھی۔ جھوٹے مدعی نبوت کے دعویٰ کی بنیاد بھی جھوٹے الہام پر ہوا کرتی ہے اور جھوٹے ملہم من اللہ کا دعویٰ بھی جھوٹے الہام پر ہوتا ہے۔ لہٰذا ان آیات میں نبوت یا غیر نبوت کی تخصیص نہیں بلکہ ہر قسم کے مفتری علی اللہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ وعید فرمائی ہے۔ اور چونکہ آنحضرت ﷺ ایک سچے نبی بلکہ سچے خاتم النبیین تھے لہٰذا کوئی جھوٹا اور اللہ تعالیٰ پر افترا کرنیوالا اپنے جھوٹے دعویٰ کے بعد حضور ﷺ کی طرح تیئیس (۲۳) سالہ زندگی نہیں پاسکتا۔ مفتری علی اللہ بیشک مدعی نبوت ہو یا مدعی الہام اس سے بحث نہیں۔

یہی عقیدہ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کا تھا اور اسی عقیدہ کا آج تک جماعت احمدیہ دفاع کرتی آئی ہے۔ اربعین میں ہی ایک دوسری جگہ پر حضورؑ لکھتے ہیں۔ ''اسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افترا کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس (۲۳) برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔'' (اربعین بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

اسی ضمن میں خاکسار بطور ثبوت ایک تحریری مناظرہ (جو نومبر ۱۹۶۳ء میں ہندوستان کے شہر ''یادگیر'' میں جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعت کے درمیان ہوا تھا) میں سے دو اقتباسات پیش کرتا ہے۔ احمدی مبلغ مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے حضورؑ کی صداقت کے ثبوت میں انہی آیات کو نقل کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

''کہ اگر آنحضرت ﷺ جھوٹا الہام بنا لیتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پکڑ لیتا اور آپکی رگ جان کاٹ دیتا۔ علمائے اسلام ہمیشہ اس آیت سے یہ استدلال کرتے چلے آئے ہیں کہ جھوٹا الہام بنانا ایسی جعلسازی ہے جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا اور اگر کوئی ایسا شخص دنیا میں پایا جائے جو الہام کا دعویٰ کرتا ہو اور وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہو تو دعویٰ کے بعد آنحضرت ﷺ کی طرح تیئیس (۲۳) سال کی مہلت نہیں پاسکتا۔'' (مناظرہ یادگیر۔ صفحہ ۸۴۔ شائع کردہ نظارت دعوۃ تبلیغ قادیان)

مخالف مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل دیوبند نے ان آیات کو معیار نبوت قرار دیتے ہوئے جواباً یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ نبوت کے چھ (۶) سال بعد فوت ہوگئے تھے۔ لہٰذا وہ (نعوذ باللہ۔ ناقل) جھوٹے تھے۔ (ایضاً۔ ۸۹) اس کے جواب میں پھر احمدی مولوی محمد سلیم صاحب نے جواباً فرمایا:۔

''آپ (غیر احمدی مولوی محمد اسماعیل۔ ناقل) نے کہا ہے کہ مرزا صاحب دعویٰ نبوت کے بعد صرف چھ (۶) سال زندہ رہے۔ حالانکہ ہم نے جو آیت (ولو تقول علینا۔ ناقل) پیش کی ہے اس میں دعویٰ نبوت نہیں بلکہ دعویٰ الہام کا ذکر ہے جس کی طرف لفظ ''تقول'' اشارہ کررہا ہے۔ دعویٰ الہام کے بعد تو حضرت مرزا صاحبؑ قریباً ۴۰ برس تک زندہ رہے۔'' (ایضاً۔ صفحہ ۹۸)

صدیقی صاحب۔ آپ نے آیت ولو تقول علینا کے سلسلہ میں اپنا جو عقیدہ بیان کیا ہے۔ اسکے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ نبوت باطل ہوجاتا ہے۔ یہ عقیدہ حضرت مرزا صاحبؑ کے مخالفین کا تھا اور ہے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں اس عاجز کیساتھ بحث بعد میں کرنا پہلے اپنے عقائد کی پڑتال کریں اور دیکھیں کہ کیا آپ حضرت مرزا صاحبؑ کے پیروکار ہیں؟ پیشگوئی مصلح موعود کے پردہ میں کیا آپ سب کو کہیں فاسق تو نہیں بنا دیا گیا؟

(۲) ''آپکا دعویٰ تو مجدد اور مصلح موعود کا ہے تو چلیں اللہ نے یا رسول اللہ نے آپکے بارے میں کچھ فرمایا ہے تو ضرور پیش فرمائیں کیونکہ موعود کے معنی ہی ایسے شخص کے ہیں جس کا وعدہ دیا گیا یا تو اللہ ایسا وعدہ فرما سکتا ہے یا اس کا پیارا رسول۔ اس کا حوالہ ضرور ہونا چاہیے۔''

الجواب۔ خاکسار آپکے اس سوال کا جواب اپنے مضامین اور کتب میں درجنوں دفعہ دے چکا ہے اور اگر آپ کو میرے مضامین اور کتب پڑھنے کا موقع نہیں ملا یا آپ نے تعصب کی وجہ سے پڑھی نہیں ہیں تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ آپکے سوال کے ضمن میں جواباً عرض ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر اپنی اُمت کو یہ نوید بخشی تھی کہ ''اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔'' (سنن ابوداؤد جلد ۲ کتاب الملاحم) یعنی اللہ عزّ وجل ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرتا رہے گا جو اس کیلئے اس کے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔ مجددین کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق جاری ہے جو اُس نے سورۃ الحجر آیت: ۱۰ ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی اس ذکر (قرآن) کو ہم نے ہی اُتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے'' میں فرمایا ہے۔ چونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی اور ہر صدی کے سر پر یہ پیشگوئی پوری ہوکر اس حدیث کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کرتی رہی ہے لہٰذا مجددین کا یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری ہے اور اس میں تخلّف ہرگز ممکن نہیں۔ ان مجددین کے سلسلے

میں آنحضرت ﷺ نے دو مجددوں کو بطورِ خاص موعود کا لقب بخشا ہے اور وہ ہیں مہدی اور مسیح۔ جیسا کہ آنحضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱)''عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَنْ تَهْلُكَ اُمَّةٌ" اَنَا فِيْ اَوَّلِهَا وَعِيْسَىٰ بْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَالْمَهْدِىْ وَسَطِهَا۔'' (کنز العمال ۲/۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲/۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲) ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

(۲)''عَنْ جَعْفَرٍؓ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا۔۔۔ كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِىُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذَالِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّىْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ۔ رواہ رزین۔'' (مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) ترجمہ۔ جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔۔۔۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے درج بالا دونوں ارشادات میں جس مریم اور اُسکے بیٹے کا ذکر فرمایا ہے اس سے قطعاً موسوی مریم علیہ السلام اور آپکا بیٹا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مراد نہیں ہیں بلکہ آپکی مراد آئندہ اُمت محمدیہ میں پیدا ہونیوالا مریمی وجود یعنی حضرت مرزا غلام احمد (مہدی و مسیح موعود) علیہ السلام اور آپکا موعود زکی غلام جس کی آپ کو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دی گئی تھی مراد تھے۔ صدیقی صاحب۔ اب آپ کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ جس زکی غلام کی بشارت اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو دی تھی اسی موعود زکی غلام مسیح الزماں کو آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کے آخر میں مبعوث ہونے والا مسیح ابن مریم کے نام سے پکارا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اس بشارت پر ایمان لانا یا نہ لانا آپکا کام ہے۔ خاکسار کا یہی دعویٰ ہے۔ اسی مسیح ابن مریم کے متعلق محمدی مریم حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

(۱)''اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(۲) اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم یعنی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو بشارت دیتے ہوئے اِلہاماً فرمایا تھا۔ زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزازمی آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ بازمی آید

ترجمہ۔ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔ اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے (تذکرہ صفحہ ۶۸۴)

جناب صدیقی صاحب۔ خاکسار نے قرآن کریم (سورۃ الحجر۔۱۰) آنحضرت ﷺ کے مبارک ارشادات اور حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے اِلہام و کلام کی روشنی میں آپکے سوال کا قطعی رنگ میں جواب دے دیا ہے اور آگے اس پر ایمان لانے یا نہ لانے میں آپ آزاد ہیں۔ قرآن کریم کے فرمان لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (غاشیہ۔۲۳) کے مطابق خاکسار آپ پر داروغہ مقرر نہیں ہے۔

(۳)''آپ ایک طرف اپنے آپ مجدد پندرھویں صدی بیان کر رہے اور خدا کی قسم کھا کر آپ نے یہ دعویٰ پیش کیا ہے اور جب خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر ہندوستان کے مقامات پر یہ اعلان فرمایا کہ اللہ نے اُنہیں بطور وحی بتایا ہے کہ وہ مصلح موعود ہیں اور (آپ۔ ناقل) اُنکے بارے میں تحریر فرما رہے ہیں کہ انکا دعویٰ قطعی طور پر جھوٹا دعویٰ تھا کیا آپ نے ان الفاظ پر غور کیا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ مجھے تو آپکے اس ایک جملہ سے ہی پتہ چل گیا ہے کہ آپ خود اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں اور آپ انہیں یہ الزام دے رہے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر نعوذ باللہ افترا کیا تھا جس کی سزا انہیں اس چاقو کے ذریعہ حملہ کر کے انکی شہ رگ کاٹنے پر لگائی ہے۔ تو کیا رسول اللہ کے تین خلفائے راشد کے بارے میں بھی آپکا یہی خیال ہوگا کہ انہوں نے بھی نعوذ باللہ اللہ پر افترا کیا تھا جس کی سزا کے نتیجہ میں وہ شہید کر دیئے گئے۔ کچھ تو خدا کا خوف کریں۔ اپنی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے اس بزرگ ہستی پر اتنا بڑا الزام لگا رہے ہیں۔''

الجواب۔ صدیقی صاحب۔ خاکسار نے جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے جو لائل پیش کیے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی وہ دلائل پڑھے ہیں اور اِن پر غور و فکر کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر آپ نے اِن پر تھوڑا بہت غور و فکر کیا ہوتا تو آپ مجھ پر یہ جھوٹا الزام ہرگز نہ لگاتے۔ مجھے آپکی اسی حرکت سے پتہ چل گیا ہے کہ عام احمدیوں کی طرح آپکا دماغ بھی بند ہے اور آپ بھی شاہ دولہ کے چوہے ہیں۔ آپکی بھی غور و فکر کی صلاحیتیں سلب ہو چکی ہیں اور آپ ذہنی طور پر ایک معذور انسان ہیں۔ صدیقی صاحب۔ واضح رہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو خاکسار جھوٹا قرار نہیں دے رہا بلکہ اُنکے دعویٰ کو قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات جھوٹا قرار دے رہے ہیں اور جب ایک شخص (خواہ وہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا لڑکا ہی کیوں نہ ہو) کے دعویٰ کو قرآن کریم اور حضورؑ کے مبشر اِلہامات جھوٹا قرار دے رہے ہوں تو پھر کسی کا ایسے مدعی مصلح موعود کو جھوٹا کہنے میں کیا غلطی ہے؟ آپ قرآن کریم کے دلائل اور زکی غلام کے متعلق حضورؑ کے مبشر الہامات کو کیا جھٹلا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ مزید برآں اس عاجز کو نعوذ باللہ جھوٹا کہنے

کیلئے آپ نے کیا دلیل پیش کی ہے؟ آپکے کند ذہن ہونے کا یہ حال ہے کہ آپ ایک ایسے شخص پر اُسکے جھوٹا ہونے کا بے بنیاد الزام لگا رہے ہیں جو خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے ثبوت کیلئے قرآن کریم کے علاوہ حضرت مرزا صاحبؑ کے مبشر اِلہامات بھی پیش کر رہا ہے۔ اور آپ اُسے اس وجہ سے نعوذ باللہ جھوٹا قرار دے رہے ہیں کیونکہ وہ خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا کہہ رہا ہے۔ واضح رہے کہ میں خالی کہہ نہیں رہا بلکہ ثابت کر رہا ہوں اور آپ خالی الزام لگا رہے ہیں۔ آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ خاکسار کو جھوٹا کہنے کیلئے آپکی یہ کوئی دلیل ہے؟ ہرگز نہیں۔ قارئین کرام۔ آپکی ذہنی پسماندگی کا ضرور ماتم کریں گے۔

سورۃ الحاقہ میں قطع وتین کی سزا جھوٹے ملہموں کیلئے ہے۔ آپ جن تینوں خلفائے راشدین کا ذکر کر رہے ہیں اُن میں سے کسی ایک نے بھی مصلح موعود یا مجدد موعود ہونے کا جھوٹا اِلہامی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ آپ خواہ مخواہ تینوں خلفائے راشدین پر (میرے حوالے سے) جھوٹا الزام لگا کر اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا خوف کریں۔ آپ میری دشمنی اور اپنی بزرگ ہستی (مرزا بشیر الدین محمود احمد) کی خاطر کیوں خواہ مخواہ تینوں برگزیدہ اور شہید خلفائے راشدین کو قطع وتین کی سزا میں کھینچ کر لا رہے ہیں؟ جہاں تک شہادت کا تعلق ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم انعام ہے اور یہ ایسا انعام ہے کہ شہادت کے بعد شہید اللہ تعالیٰ سے دوبارہ شہادت کیلئے درخواست کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ فرما کر شہید کی یہ درخواست قبول نہیں کرتا کہ موت کے بعد کوئی انسان دوبارہ دنیا میں نہیں جا سکتا لیکن برخلاف شہیدوں کے قطع وتین جھوٹے ملہموں کی سزا ہے اور آپ مذہبی تاریخ میں ماسوا خلیفہ ثانی کسی ایک نبی، مجدد اور مصلح کی مثال نہیں دے سکتے جس کی موت قطع وتین سے ہوئی ہو۔ ؎ دیکھو جو مجھے تو دیدۂ عبرت نگاہ ہو!

(۴) ’’اگر واقعی خدا نے آپ کو بذریعہ وحی یا الہام یہ خبر دی ہے تو آپ اسکی تشہیر کیوں نہیں کرتے؟ جب خدا نے آپ کو اس صدی کا مجدد مقرر فرمایا ہے تو اس میں دیر کرنے کی گنجائش نہیں تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے اور دنیا بھی اُنکی اور آپکی شخصیات کو اچھی طرح شناخت کر لے۔ اور سچ اور جھوٹ واضح ہو کر سامنے آجائے اور لوگ جو تذبذب میں پڑ گئے ہیں وہ ایک طرف ہو جائیں کیونکہ اللہ آپ سے کلام کرتا ہے اور یہ سلسلہ ۲۴ سال سے جاری ہے تو ہمت کریں اور لوگوں کو آگاہی دیں۔‘‘

الجواب۔ صدیقی صاحب آپ چوبیس (۲۴) سال غلط کہہ رہے ہیں کیونکہ اس عاجز کیساتھ اس سلسلہ مکالمہ مخاطبہ کو امسال دسمبر میں اٹھائیس (۲۸) سال ہو جائیں گے۔ باقی خاکسار نے تو اپنے دعویٰ غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی تشہیر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اگر آپ کو ہی اپنے جماعتی اجلاسوں سے فرصت نہ ہو اور آپ اپنے کان بند کر کے بیٹھے ہوئے ہوں تو اس میں مدعی کا کیا قصور؟ کبھی تھوڑا سا وقت نکال کر ہماری جماعتی ویب سائٹ (alghulam.com) کا مطالعہ کرنا تو پھر آپ کو علم ہو جائے گا کہ میں کب سے اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) ہونے کے اِلہامی دعویٰ کی تشہیر کر رہا ہوں۔

(۵) ’’مجددین کی اپنی زندگیاں خود اس بات کا بہت بڑا ثبوت تھیں کہ وہ دین اسلام کی خدمت کرنیوالے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان جیسے بیشمار خدمتگاروں کے بارے میں فرمایا کہ ہمارے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے برابر ہونگے جبکہ ان تیرہ صدیوں کے مجددین نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ ہم کو خدا نے فلاں صدی کا مجدد بنایا ہے مگر انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ دین اسلام کے پیغام اور تعلیمات کو پھیلانے میں اپنی زندگیاں ختم کر دیں۔‘‘

الجواب۔ آپکی جہالت اور لاعلمی کی یہ انتہا ہے کہ کسی مجدد نے اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اگر آپ یہ کہتے کہ ہر صدی کے مجدد نے ایسا دعویٰ نہیں کیا تھا تو یہ درست ہوتا۔ لیکن بعض بزرگوں نے مجدد ہونے کے دعاوی کیے بھی تھے مثلاً۔ چھٹی صدی ہجری کے مجدد حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ، دسویں صدی ہجری کے مجدد حضرت امام جلال الدین السیوطیؒ، گیارھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (مجدد الف ثانی)، بارھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور تیرھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت سید احمد شہید بریلویؒ نے اپنے وقت میں مجدد ہونے کے دعاوی کیے تھے۔ (بحوالہ ۲۰۔ مارچ ۲۰۰۷ء روزنامہ الفضل ربوہ صفحہ ۲)۔ علاوہ اِن مجددین کے حضرت امام غزالیؒ نے بھی اپنے وقت میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ (سرگذاشت غزالی۔ صفحہ ۱۶۰)

اپنے تیسرے خط مورخہ اکیس (۲۱) ستمبر ۲۰۱۱ء کے آغاز میں آپ لکھتے ہیں۔

(۱) ’’آپ نے اب اس خط کے ذریعہ اپنا اصلی مکھڑا دکھانا شروع کر دیا ہے۔ ویسے تو ہم نے پہلے ہی آپکی شخصیت کے بارے میں ہماری چشم تصور میں اُبھرا تھا اب آپکی تحریر کیساتھ ساتھ روشن ہونے لگا ہے۔‘‘

الجواب۔ اس عاجز سے پہلے آپ جس مرسل کے دور میں ہوتے حتیٰ کہ اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں بھی ہوتے آپکے منحوس منہ سے سب کیلئے ایسی ہی پھل جھڑیاں نکلتیں۔ آپ ابوجہل کا دایاں بازو بن کر آنحضرت ﷺ کی تکذیب میں پیش پیش ہوتے۔ آپ ایسے مردود لوگوں کی کرتوتوں کو دیکھ کر ہی اللہ تعالیٰ کو فرمانا پڑا۔ ’’یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡھِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَھۡزِءُوۡنَ۔‘‘ (سورۃ یٰسین۔ ۳۱) ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُنکے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اِس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)۔

(۲)''یہ میری زندگی کا گہرا مشاہدہ اور تجزیہ ہے کہ جو شخص اپنی ذہنی صلاحیت سے محروم کر دیا جاتا ہے تو ایسی بے ربط اور بے معنی باتیں کرنے لگتا ہے کہ میں فلاں ملک کا بادشاہ یا وزیر اعظم ہوں یا اللہ مجھ سے کلام کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جب ایسے انسان سے کہا جاتا ہے کہ آپ بیمار ہیں دوا کھائیں تو اس کا جواب ہوتا ہے میں تو تندرست ہوں دوا کیوں کھاؤں مجھے ضرورت نہیں ہے۔ ایسے انسان سے عام طور پر لوگ مجبور سمجھ کر ہمدردی کرتے ہیں۔''

الجواب۔ خاکسار بے ربط اور بے معنی باتیں کرتا ہے یا کہ علم وحکمت کی باتیں کرتا ہے۔ اس کا فیصلہ قارئین کریں گے۔ اور آپکی ذہنی حالت اور جہالت کا بھی اندازہ کرلیں گے اور سوچیں گے کہ وہ احمدی جو کسی وقت مخالفوں کا منہ بند کر دیا کرتے تھے آج اس قدر جاہل ہو چکے ہیں۔ وہ یقیناً اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے بعد سر پکڑ کر بیٹھ جائیں گے۔ آپ ایسے خبطی لوگوں نے ہر زمانے میں ہر مرسل کو مجنون قرار دیا تھا۔ ایک رسول بھی آپ ایسے جاہلوں کے ایسے ریمارکس سے نہیں بچا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول ﷺ سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِءَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (الانبیاء۔۴۲) اور تجھ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں ان سے بھی ہنسی کی گئی تھی لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ جنہوں نے اُن رسولوں سے ہنسی کی تھی اُن کو اُنہیں باتوں نے گھیر لیا جن کے ذریعہ سے وہ نبیوں کی ہنسی اُڑاتے تھے۔

ہوسکتا ہے آپکے یا کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ پہلے رسولوں سے ہنسی کی گئی اور اُنہیں مجنون کہا گیا تھا کیونکہ وہ تو سچے رسول تھے لیکن آپ (اس عاجز) کا دعویٰ (نعوذ باللہ) ایک جھوٹا دعویٰ ہے۔ جواباً عرض ہے کہ اگر سابقہ قومیں اپنے وقت کے رسول کو سچا سمجھتیں تو وہ اُن سے ہرگز نہ ٹھٹھا کرتیں اور نہ ہی اُنہیں مجنون کہتیں۔ پہلے مرسلوں کیساتھ جو اُنکی قوموں نے کیا وہی غلطی ہر قوم نے اپنے وقت کے رسول کو (نعوذ باللہ) جھوٹا سمجھ کر دہرائی۔

(۳)'' آپ نے میرے نہایت اہم اور بنیادی سوال کو نظر انداز کر دیا۔ میں آپ سے کیا آج کی دنیا کا عالم ترین ملاّ بھی اس کا جواب نہیں دے سکتا کہ نبوت کے بعد مجددیت اسکی قائم مقام ہوتی ہے۔''

الجواب۔ واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد خلافت راشدہ کا دور آپ ﷺ کے بقول مختصر وقت (short lived) کیلئے تھا اور پھر اسکے بعد آنحضرت کے مبارک فرمان کے مطابق وہ دائمی قدرت ثانیہ کا سلسلہ شروع ہو گیا جو اُمت میں آج تک جاری ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔ حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:۔''ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔''(احمدیہ بلیٹن جرمنی بابت مئی ۲۰۰۵ء شمارہ نمبر:۵ جلد نمبر:۱۲ بحوالہ کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال فصل فی متفرقات الفتن۔ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۱۴۴۴)

اب سوال ہے کہ وہ خلافت راشدہ جو آنحضرت ﷺ کے بعد مختصر وقت کیلئے آئی اور پھر ملوکیت اور بادشاہت میں بدلتی گئی کیا وہ نبوت کی قائم تھی یا کہ قدرت ثانیہ کا وہ الہامی تجدیدی سلسلہ جس کا فیض اُمت محمدیہ میں ہمیشہ کیلئے جاری ہے نبوت کا قائم ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آپکی شریعت کے تحفظ کیلئے بھی یہی الہامی تجدیدی سلسلہ آپؑ کی نبوت کا قائم مقام تھا جیسا کہ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اور منجملہ دلائل قویہ قطعیہ کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو مسیح موعود اسی اُمت محمدیہ میں سے ہوگا قرآن کریم کی یہ آیت ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (نور۔۵۶) الخ یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے۔ جو ان کو زمین پر اُنہی خلیفوں کی مانند جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائیگا۔ اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مراد حضرت موسیٰ کی اُمت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کیلئے پے درپے بھیجا تھا۔ اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دین موسوی کے مجدد تھے خالی نہیں جانے دیا۔''(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۳)

واضح ہو کہ حضورؑ نے درج بالا اقتباس میں فرمایا ہے کہ شریعت موسویہ کو قائم رکھنے کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے اِلہامی اور تجدیدی خلفاء آپکے یعنی آپکی نبوت کے قائم مقام تھے اور پھر سورۃ نور کی آیت استخلاف کا حوالہ دے کر فرمایا ہے کہ اسی طرح اُمت محمدیہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر صدی کے سر پر کھڑے ہونیوالے مجددین ہی محمدی نبوت کے قائم مقام ہونگے۔ حضرت بانئے جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اس حقیقت کا اپنی تحریرات میں سینکڑوں جگہ ذکر فرمایا ہے اور حضورؑ کی اتنی زیادہ اور سخت وضاحت کے باوجود آج صدیقی صاحب سوال اُٹھا رہے ہیں کہ کوئی ثابت کر کے دکھائے'' کہ نبوت کے بعد مجددیت اسکی قائم مقام ہوتی ہے۔'' اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون۔ ملفوظات میں ایک اور جگہ پر حضورؑ فرماتے ہیں۔

''میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ کوئی معمولی اور سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل بات نہیں بلکہ بہت بڑی اور عظیم الشان بات ہے۔ میری اپنی بنائی ہوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بات ہے۔ اسلئے جو اس کی تکذیب کیلئے جرأت اور دلیری کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب پر دلیری کرتا

ہے۔ مجھے اُسکی تکذیب سے کوئی رنج نہیں ہوسکتا۔ البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اُس نے اِنَّا نَحنُ نَزّلنا الذِّکرَوَاِنَّالَہ لَحافِظُون میں فرمایا ہے۔ پس اس وعدہ کے موافق اور رسول اللہ ﷺ کی اس پیشگوئی کے موافق جو کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پاکر فرمائی تھی، یہ ضروری ہوا کہ اس صدی کے سر پر جس میں سے اُنیس (١٩) برس گزر گئے کوئی مجدد اصلاحِ دین اور تجدید ملت کے لیے مبعوث ہوتا۔ اس سے پہلے کہ کوئی خدا تعالیٰ کا مامور اسکے الہام اور وحی سے مطلع ہو کر اپنے آپکو ظاہر کرتا، مستعد اور سعید فطرتوں کیلئے ضروری تھا کہ وہ صدی کا سر آجانے پر نہایت اضطراب اور بے قراری کیساتھ اس مردِ آسمانی کی تلاش کرتے اور اُس آواز کے سننے کیلئے ہمہ تن گوش ہوجاتے جو انہیں یہ مژدہ سناتی کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ کے موافق آیا ہوں۔ (ملفوظات جلد۴ صفحات ١ تا ٣)

حضورؑ کے درج بالا اقتباس سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ ہمیشہ اور ہر دور میں مجددیت ہی نبوت کی قائم مقام ہوتی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ جناب صدیقی صاحب کو بھی اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا۔ وَھُوَالمُرَادُ

(۴) ''میں نے کیا ہر ذی شعور انسان اچھی طرح جانتا ہے کہ خدا کی معرفت کیا ہوتی ہے اور اسکی سنت کیا ہے۔ میں نے آپکی شخصیت اور آپکے دعویٰ کو اچھی طرح جان لیا ہے۔ اس تحریر کو خط آخر تصور کریں اور آئندہ اپنی تحریرات سے آپ خود ہی لطف اندوز ہوتے رہیں۔ آپکا بہت شکریہ۔''

الجواب۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کیا ہوتی ہے؟ آپ تھوڑا سا وقت نکال کر اس عاجز کے اِلہامی نظریہ ''Virtue is God'' کا مطالعہ کرنا۔ میرے مشاہدہ کے مطابق آپ تو مذہب کی الف ب بھی نہیں جانتے۔ خاکسار عرصہ دراز سے احمدی اور غیر احمدی علماء کو علم و معرفت میں مقابلہ کیلئے بلا رہا ہے لیکن آج تک کوئی مقابلہ پر نہ آیا اور نہ ہی آئندہ کوئی آئے گا اور یہ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے کامل طور پر پورا ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔۔'' اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردینگے۔'' (تذکرہ صفحہ ۵١۷۔ روحانی خزائن جلد ٢٠ صفحہ ۴٠٩)

باقی آپ جیسے لوگوں نے ہر مرسل کو اُس کے وقت میں یہی کہا تھا کہ ''میں نے آپکی شخصیت اور آپکے دعویٰ کو اچھی طرح جان لیا ہے'' آپ نے محترم سید مولود احمد صاحب کو سمجھانے کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ اب سوال ہے کہ آپ نے سید صاحب کو کیا سمجھایا ہے؟ کم از کم پہلے اپنی فہم و فراست کو تو چیک کر لیتے۔ خاکسار کے مضامین اور کتب سے لوگ استفادہ کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے اور آپ ایسے لکیر کے فقیروں کو چونکہ تاریکی سے محبت ہوتی ہے لہٰذا وہ روشنی سے بھاگ کر اندھیروں میں چھپنا ہی پسند کرتے ہیں۔ آپ بھی کسی غار میں بیٹھ کر پیرِ فرتوت کی طرح باقی ماندہ زندگی میں اپنی جہالتوں سے لطف اندوز ہوتے رہنا۔ آپکا بھی بہت شکریہ۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔'' وہ تلخ الفاظ جو اظہارِ حق کیلئے ضروری ہیں اور اپنے ساتھ اپنا ثبوت رکھتے ہیں وہ ہر ایک مخالف کو صاف صاف سنا دینا نہ صرف جائز بلکہ واجبات وقت سے ہے تا مداہنہ کی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں۔'' (ازالہ اوہام (١٨٩١ء)۔ روحانی خزائن جلد ٣ صفحہ ١١۴)

والسّلام علٰے من اتبع الھدیٰ

فقط

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

٢٧۔ نومبر ٢٠١١ء

☆☆☆☆☆☆☆☆